خمسہ نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۳ | مطبوعہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۔ عہ ۱۲/
ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۔ عہ ۲/
” ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ۔

ایڈیٹوریل

نفسانی آدمی کسقدر سچائی کو مغلوب کرنے اور جھٹلانیکی کوشش کرتا ہی جسکا خیال کرنے سے واعظ ۹ باب ۳ ۔ آیت کا بیان صحیح معلوم ہو جاتا ہی کہ ” بنی آدم کا دل شرارت سے بھرا ہی اور جبتک وے جیتے ہیں حماقت اُنکے دل میں رہتی ہی “ ۔ گو کہ ہمیں یقین ہی کہ رومی سپاہیوں نے وہ جملہ ماجرا جو مسیح کے جی اُٹھنے کیوقت گذرا تھا بلا مبالغہ و فرو گذاشت سردار کاہنوں سے موبمو بیان کیا ہوگا جسکو سُنکر بعوض سچائی کے قایل ہونے اور اُس عجیب قیامت پر ایمان لانیکے ” اُنہوں نے بزرگوں کے ساتھ اکٹھے ہو کر صلاح کی اور اُن پہرے والوں کو بہت روپئے دیئے اور کہا تم کہو کہ رات کو جب ہم سوتے تھے اُسکے شاگرد آکے اُسے چُرا لے گئے ۔ اور اگر یہہ حاکم کے (جو یہودیوں کے ہاتھ میں کٹ پتلی کی مانند تھا) کان تک پہنچے ہم اُسے سمجھا کر تمہیں خطرے سے بچا لینگے ۔ چنانچہ اُنہوں نے روپیہ لیکر سکھلانیکے موافق کیا “ ۔ جعلسازی کیسی ہی چترائی اور ہوشیاری کے ساتھ کی جاے تو بھی اُس میں انجان کوئی نہ کوئی بات ایسی ہوتی ہی جس سے اُسکی حماقت اور بیوقوفی ظاہر ہو جاتی ہی ۔ لیکن اُسوقت پلاطوس کا عہد حکومت گویا اندھی نگری ابوجھ راجا کے مصداق تھا اگر تحقیقات کی جاتی تو پہرے والوں کا یہہ قول کہ ” جب ہم سوتے تھے اُسکے شاگرد آکے اُسے چُرا لے گئے “ سراسر غلط ٹھہرتا ۔ اول تو سب پہرے والوں کا یک لخت سو جانا خلاف آئین پہرہ دہی تھا ۔ اور اگر سو بھی گئے ہوں تو اُنکو کیونکر معلوم ہوا کہ شاگرد ہی لاش کو چُرا لے گئے ۔ مثل مشہور ہی سو یا مُوا برابر ہی پس اس بناوٹ سے ہی خود بخود ظاہر ہوتا ہی کہ رومی گارڈ الٰہی قدرت کا مغلوب ہو کر بے خود ہو گیا ۔ اور زندگی کا مالک موت پر فتحمند ہو کر قبر سے جی اُٹھا ۔ لیکن زندہ ہو کر وہ فوراً آسمان پر صعود نہیں کر گیا لیکن جیسا لوقا بیان کرتا ہی کہ ” اُس نے اپنے شاگردوں پر اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک اُنہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا “ ۔ اگر قول قرآنی شُبّہ لہم الہامی ہی تو بڑے تعجب کی بات معلوم ہوتی ہی کہ چالیس دن کے اندر اپنی بار بار رویتوں کیوقت اس ضروری مسئلہ کو شاگردوں پر مسیح نے ظاہر نہ کیا کہ میرے بدلے یہودا یا کسی کی صورت میری صورت سے بدل گئی وہ مصلوب ہوا اور میں بچ گیا ہوں ۔ لیکن درحقیقت ان رویتوں سے یہہ ہی مقصد تھا کہ شاگردوں پر اپنے مصلوب اور دفن ہونے اور جی اُٹھنے کو بخوبی ثابت کر دے کیونکہ اُسکے دُنیا میں ظاہر ہونے اور نجات بنی آدم کے لئے یہہ باتیں لازمی تھیں ۔ پس اب ہم متفرق رویتوں کا بیان سلسلہ وار لکھینگے جس سے بخوبی ثابت ہوگا کہ وہ جو مصلوب ہوا یسوع تھا ۔ اور جو جی اُٹھا یسوع تھا جو بار بار شاگردوں کو نظر آیا یسوع تھا اور شُبّہ لہم محض ایک دھوکہ دہی اور ہلاک کرنیوالی تعلیم ہی جو ان چشم دیدہ الہامی گواہوں کی شہادت کے مقابل ذرا بھی اعتبار کے لایق نہیں ٹھہر سکتی ۔

گذشتہ ہفتہ میں ہمکو اس شہر کے ایک معزز و تعلیم یافتہ شخص سے جو ہمارے اخبار کو ہفتہ وار بشوق مطالعہ فرماتے رہتے ہیں ملنے کا اتفاق ہوا تو عند المکالمت اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے نور افشاں سے ایک رباعی کو پسند کر کے حفظ یاد کر لیا وہ یہہ ہے "جو ہاں رہے ہم صبح کہیں شام کہیں۔ الی آخرہ" پس ہم شکر گذار ہیں کہ ہمارے اخبار کی نظم سے غیر قوموں کو اسقدر فایدہ پہنچا اور اُنکو ایسے دلچسپ معلوم ہوتے ہیں کہ وے اُنکو برزبان یاد کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارا اخبار ایک مذہبی اخبار ہے اور مسیحی نجات کو جو تمام عالم کے لئے عام ہے ناظرین اخبار کے کانوں تک پہنچانا اور الہی محبت اور اُسکا جلال ظاہر کرنا ہمارا مقصد عظیم ہے مگر جہانتک ممکن ہے ہم اس میں پولٹیکل سوشیل ملکی خبریں اور واقعات وغیرہ درج کرتے اور اخیر میں کوئی غزل وغیرہ ضرور لکھتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ نثر کی نسبت نظم زیادہ موثر ہوتا اور بآسانی حفظ یاد رہ سکتا ہے۔ اگرچہ تاحال نور افشاں کی اشاعت کی ترقی جیسا چاہئے نہیں ہوئی تاہم یہہ باعث شکر گذاری معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مدرسوں اور پنجاب کے دیہاتی سکولوں میں ہمارا اخبار دخل پاتا ہے۔ چنانچہ یہاں کے صدر مشن سکول کے قریب پچاس طالب علموں نے پیشگی قیمت ادا کر کے ہفتہ وار اخبار کے مطالعہ سے مستفید ہونے میں اپنا شوق ظاہر کیا ہے۔ اور مسٹر بنرجی جو ایک سرگرم مسیحی متعلق مشن سکول ہیں انکی کوشش سے اُمید ہے کہ آیندہ کو زیادہ طلبا خریداری اخبار کے لئے کمر ہمت باندھینگے ہم چاہتے ہیں کہ نہ صرف پنجاب کے مشن سکولوں میں بلکہ اودھ و بنگالہ راجپوتانہ اور جہاں کہیں مسیحی مشن قایم ہیں اور انہیں عیسائی ہیڈ ماسٹر یا مدرس ہیں طلبا کو ترغیب دیں کہ وہ اس مفید اخبار کو پڑھیں اور دینی و دنیوی باتوں سے واقفیت حاصل کریں جو زمانہ حال کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ دیکھئے الور مشن جو ایک اوسط درجہ کی ریاست میں قایم ہے اُسمیں ہفتہ وار اٹھارہ بیس کاپیاں نور افشاں کی جاتی ہیں اور سیکڑوں ہندو مسلمان یکے بعد دیگرے اُنکے پڑھنے سے مستفید ہوتے ہیں اور یہہ سب وہاں کے سرگرم مشنری صاحبان کی کوشش کا نتیجہ ہے اگر ہمارے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کے مشنری صاحبان اور مسیحی ہیڈ ماسٹران و مدرسان و واعظین اس اخبار کی ترقی دوران میں اسیقدر کوشش کریں تو یقیناً انجیلی بشارت اس ملک کے لوگوں کو بکثرت و سرعت پہنچیگی۔ نور افشاں کے نام سے خود بخود ہر کوئی معلوم کر سکتا ہے کہ یہہ ایک ہندوستانی زبان کا مشنری اخبار ہے مگر افسوس ہے کہ بعض ہندوستانی مسیحی نوجوان جو شب و روز انگریزیت کی تقلید پر جان دادہ رہتے ہیں اس پرچہ کو ہاتھ میں لینا بھی عار سمجھتے ہیں چنانچہ ایک دیسی مسیحی نوجوان سے جو انگریزی خوان اور انگریزی پوش تھے عند الملاقات نور افشاں کا تذکرہ ہوا۔ ہم نے پوچھا "صاحب آپ اسکو کبھی پڑھتے ہیں؟ ہاں میں انٹرنس کے درجہ کی اُردو فارسی کتابیں پڑھ سکتا اس کا پڑھنا کیا مشکل ہے۔ مگر میں اخبارات انگریزی کے سامنے اسکو پسند نہیں کرتا ہوں"۔ جبکہ اس امر میں دو ایک مرتبہ رد و بدل ہوئی تو آپ ہاں ہوں کر کے خاموش ہو رہے پس دیسی مسیحی نوجوانوں کا جنکی مادری زبان ہندوستانی ہو ایسا خیال ہے تو یورپ نشین لوگوں کا تو کیا ذکر ہے۔ اسکے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ولایتی مشنری صاحبان فرلو پر بھی جاتے ہیں تو نور افشاں وہیں منگتے ہیں۔ چنانچہ دریں ولا بزرگ پادری ولیم راب صاحب ایم اے مشنری نصیر آباد کیطرف سے آرڈر ملا کہ یکم اپریل سے ہمارا پرچہ ڈبلن آیرلینڈ کو روانہ کیا جائے ہندوستانی مسیحیوں کو انگریزی زبان و علوم میں لیاقت و قابلیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ مگر اپنی مادری زبان اور دیسی علوم کو حاصل کرنا ضروری ہے*

انڈین چرچ مین معترض ہے کہ یہہ گناہ ہے کہ لفٹنٹ گورنر و وایسرائے ہندوستانی رئیسوں کے درباروں میں جاکر طوائفوں کا ناچ دیکھتے ہیں۔ اسپر ہمعصر کوہ نور فرماتے ہیں کہ ناچ وغیرہ کی تحریک عموماً ہندوستانیوں کی جانب سے نہیں ہوتی بلکہ خود صاحبان کی جانب سے تاکہ ہندوستانی جلسوں دعوت وغیرہ میں وہی پُرانی ایشیائی شان قایم رہے مگر جہانتک ہم کو معلوم ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایسا نہ دعوتی جلسوں میں طوائفوں کا ناچ ہونیکی نہ صرف تحریک ہندوستانی رئیسوں کیطرف سے ہوتی بلکہ ایسے موقعوں پر ریاستی ملازم یا نامی گانے ناچنے والی طوائفوں کو حکماً طلب کیا جاتا ہے جو اس کام کو ایک لازمی سمجھتے ہیں۔ صاحبان ولایتی نہ تو ہمیشہ اُنکے ناچ کو پسند کرتے اور نہ اُنکے گانے میں کچھ سمجھتے ہیں مگر ہاں ایسا کہ انکو منع بھی نہیں کرتے کیونکہ رئیسوں کو اپنے گھر کا اختیار ہے جو چاہیں کریں۔ مگر ہماری رائے میں ایسی درباری دعوتوں میں سے ایسے ناچ وغیرہ کو بالکل موقوف رکھا جائے تو بہت بہتر ہے*

پل تواریخ

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ۱۰ جلد ۱۸)

اس آٹھویں صدی کو کیا نام دیں؟ ہم اسکو شارلی مین کی محراب کہینگے۔ یہہ کل ملک فرانس اور جرمن و اٹالی کے بڑے حصوں پر حکمران تھا۔ اور جرمن کے وحشی گروہوں کو دین عیسوی کا نومرید بنانے میں اسکا طریقہ صرف برائے نام مسیحی طریقہ تھا کیونکہ وہ سکسن* لوگوں کو ایذائے موت کی تہدید و تخویف کے ذریعہ بپتسمہ لینے کو مجبور کرتا تھا بلکہ ہزاروں کو اس لئے کہ اُنہوں نے اپنے پسندیدہ رہنما وٹیکینڈ کو ترک نہ کیا ہلاک کر ڈالا۔ الفرڈ کی طرح اُسنے بھی خیال کیا کہ عوام انجیل کے پڑھنے کے محتاج ہیں اور اپنی فرنچ رعایا کو ایک ترجمہ دینا کرنیکا ارادہ کر کے اُسنے تمام یورپ میں سے عبرانی و یونانی عالموں کو فراہم کیا تاکہ اُس ترجمہ کو مکمل کیا جاوے* انگلنڈ سے الکن صاحب جو ایک انگلوسکسن عالم تھا اس کام میں مدد دینے کو گیا اور وہ فرانس میں شارلی مین کا ایک

* سکسن لوگوں کا ایک گروہ تھا*

معزز مشہور ہوکر رہا۔ سنہ ۸۰۰ء میں اسی شارلی مین کو کرسمس ڈے پر پوپ نے یک بیک تاج شہنشاہی عطا کرکے ممالک مغربی کا شہنشاہ قرار دیا۔ جسکے عوض میں اُسنے پوپ کو دنیوی بادشاہ بنایا اور تب سے پوپ دنیوی طور پر سلطنت کرنے لگے پوپ کی سلطنت فی الحقیقت اب بہت کم قدر رہ گئی ہی اور شہر روم کے اُسی قلیل حصہ میں جو ٹیبر کے بڑے حصہ سے تقسیم کیا گیا جسمیں سینٹ پطرس کا گرجا معہ ویٹیکن اور سینٹ انجلو کا مقام واقع ہی محدود ہی*

خدا کی سچی کلیسیا آٹھویں صدی میں ایک مظلوم و صابر کلیسیا تھی۔ اس جماعت کے لوگ ولڈیرین کہلاتے تھے اور یہ ظالموں سے بھاگ کر یورپ کیطرف الپس کی وادیوں میں اور پیرینیس کے سوانوں کیطرف چلے گئے جہاں اُنکے جانشین لوگ اعتقاد و استقلال میں قایم رہکر والڈنسی البی جنسی پرین کیتھری اور دیگر ناموں سے مشہور ہوئے۔ ہم اپنی تفتیش اول کے مطابق پھر سوال کرتے ہیں کہ شارلی مین اور اہل فرانس و جرمن و اٹالی اور یورپ کے اَور لوگ اس آٹھویں صدی میں کیونکر ایمان لائے کہ یسوع ناصری اس زمین پر رہا۔ تعلیم دی معجزات دکھلائے۔ یروسلم میں مصلوب ہوا۔ اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا؟ کیا ہم کو یہہ قیاس کرنا لازم ہی کہ حقیقت میں ان باتوں کی کچھ بنیاد نہیں ہی اور صرف آفتاب کی پرانی کہانی کی نئی شکلیں ہیں؟ آؤ ہم پھر اپنے پُل تواریخ پر سفر کریں اور دیکھیں کہ مسیحی مذہب شارلی مین کی محراب سے پچھلی محراب پر پایا جاتا ہی یا نہیں*

جناب ایڈیٹر صاحب

ناظرین نور افشاں سے بندہ جواب کی اُمید پر سایل ہی کہ :۔ انجیل مرقس باب ۱۳۔ آیت ۱۴۔ دانئیل نبی ۱۱۔ باب۔ خراب کرنے والی نگر وہ چیز جس کا کھڑا ہونا وہاں روا نہیں وہ کیا ہی؟ *

مستفسر سلواڈور

مراسلات

نمبر سوم

انجیلی پہلی بشارت

ہم دوسرے نمبر میں ذکر کر چکے ہیں کہ نجات کی تدبیر کی تجویز زمانہ سے پیشتر بلکہ ازل سے ہی پس خدا کے نزدیک اُسکا اکلوتا بیٹا قربان و نثار ہو چکا۔ اگرچہ عمانوئیل کو اس دنیا پر آئے اور قریب ۳۳ برس کی زندگی بسر کرکے مصلوب ہوئے فقط ۱۹۰۰ برس گذرے ہیں مگر تین اقانیم واحد یہوواہ کو اس نجات کی ماہئیت و خوبیاں اور کفارہ کے دُکھ و مصیبت اور ذلت بخوبی معلوم تھیں کیونکہ وہ عالم الغیب اور ہمہ دان ہی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر خلقت کی پیدایش اور پروردگاری اور انتظام کے غور سے خدا کی قدرت اور حکمت اور رحمت نظر آتی ہیں تو یہہ کہنا بھی حق اور راست ہی کہ نئی خلقت یا نوزادگی یعنی نجات پر فکر اور تجسس کرنے سے اُسکی مذکورہ صفتیں اور قدوسی و راستی عدالت و محبت و لاتغیری و صبر و حلم۔ نہایت بڑے زور اور غلبہ کے ساتھ رونقدار اور جلالی دکھائی دیتی ہیں خدا کا کوئی کام بیجا اور بیفایدہ نہیں اگر خلقت میں اُسکی قدرت ہی کہ خلقت کو اُس نے اپنے کلام سے خلق کیا تو نوزادگی یا نئی خلقت یعنی نجات کے برپا کرنے میں وہ چند قدرت نظر آتی ہی کہ پھر کلام کے ذریعہ سے اندھیرے اور موت میں سے نور اور زندگی برپا کی کہ یہہ نئی آزاد خلقت پرانی سے اس قدر معزز اور جلالی اور پاک حکمت والی ہی جس قدر انسان حیوان سے بلکہ فرشتگان انسان سے۔ بھائی میں ڈر و ادب کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہہ نجات فرشتوں کے درجہ سے بہت بڑھکر اور عالیشان ہی کہ وہ کیا وے سب خدمت گذار روحیں نہیں جو نجات کے وارثوں کی خدمت کے لئے بھیجی گئیں" (عبرانیوں کو ا باب ۱۴)۔ اور فرشتگان تو "ان باتوں کو دریافت کرنے کے مشتاق ہیں" (۱ پطرس ا باب ۱۲) اس نجات کا ذکر جتنا زیادہ کیا جاوے اُتنا ہی تھوڑا ہی کہ یہہ بڑی بھاری نجات ہی اور بڑا سبب کہ لوگ اس سے بہرہ یاب نہیں ہوتے یہہ ہی کہ وے اسکی عظمت اور قدر اور حکمت اور نیز اسکے ثمروں سے غافل رہتے ہیں کہ شیطان نے اُنکی آنکھوں کو بند کر رکھا ہی کہ وے دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے خدا بے پرواہی نہیں کرتا اور اس نجات کو ہلکا نہیں سمجھتا کہ اسکی روح کلام میں بار بار اور دلسوز باتوں سے ظاہر کرتی ہی کہ جسطرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہی اسی طرح خدا چاہتا ہی کہ ہم نجات پاویں مگر شرط قبولیت ہی اور یہہ ذمہ داری کی اول اور ضروری شرط ہی ہم یہاں پر کلام کے ہزاروں ایسے نوشتوں میں سے ایک دو نمونہ کے طور پر نقل کرنا بیجا نہیں سمجھتے وہو ہذا۔ "جسطرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہی اُسی طرح خداوند اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں رحم کرتا ہی" (زبور ۱۰۳۔ ۱۳) "تو اُن سے کہہ کہ خداوند یہوواہ فرماتا ہی کہ مجھے اپنی حیات کی قسم ہی کہ شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اُسمیں ہی کہ شریر اپنی راہ سے باز آوے اور جیئے باز آؤ تم اپنی بُری راہوں سے باز آؤ کاہیکو مروگے اے اہل اسرائیل" (حزقیل ۳۳ باب ۱۱) یعنی خدا نے مسیح میں ہوکے دُنیا کو اپنے ساتھ یوں ملایا کہ اُسنے اُنکی تقصیروں کو اُن پر حساب نہ کیا اور میل کا کلام ہمیں سونپا (ہمارے اندر رکھا) اسلئے ہم مسیح کے ایلچی ہیں گویا کہ خدا ہمارے وسیلہ منت کرتا ہی۔ سو ہم مسیح کے بدلے التماس کرتے ہیں کہ تم خدا سے میل کرو (۲ قرنتیوں ۵ باب ۱۹ و ۲۰) شاید کوئی کہیگا کہ تم خدا کو قادر مطلق مانتے ہو اور ان آیات سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ نہایت ہی آرزومند ہی بلکہ قسم کھاتا ہی کہ انسان نجات حاصل کرے تو سب آدمزاد نجات کیوں حاصل نہیں کرتے۔ خدا آرزو ظاہر کرے کہ فلان کام ہو اور وہ نہ ہووے اسکو ہم نہیں مانتے اس سے اُسکی قدرت پر دھبہ لگتا ہی اور

اسکی مرضی پر رکاوٹ - ہمارا مضمون طوالت پکڑتا جاتا ہی اور ابتک اول سوال کا جواب بھی آشکارہ نہیں ہوا پر ہم لاچار ہیں اگر ہم دو چار باتوں میں جواب لکھکر مضمون کو ختم کردیں تو مہمل ہی رہیگا اس لئے سوال کے متعلقین سوالوں اور دقیقوں اور شکوں پر کچھ نہ کچھ تحریر کرنا بھی نہایت ضروری ہی کیونکہ تمام کلام الہی شروع سے آخر تک اسی ایک بات یعنی انجیلی بشارت کی نسبت کشف ہی پس صبر اور استقلال انسب ہی +

یہہ سچ ہی کہ ہم خدا کو قادر مطلق مانتے ہیں مگر نہ دُنیا کے مذاہب اور مختلف اہل مذاہب کے بیانات کے مطابق جو کچھ خدا کی قدرت کی نسبت بائبل میں اظہار ہوا ہی مثلاً اُسنے خلقت کو نیست سے ہست کیا اور کہ وہ اپنی قدرت کے کلام سے اُن سب کو سنبھالتا اور اُنکا کامل انتظام کرتا ہی اور کہ نجات کے بارے میں جو کچھ مخلوق سے نہ ہوسکا اُسی قادر مطلق خالق نے کر دکھلایا جیسا لکھا ہی "پس اب اُنپر جو مسیح یسوع میں ہیں اور جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے (زندگی بسر کرتے) سزا کا حکم نہیں کیونکہ اُس روح زندگی کی شریعت نے جو مسیح یسوع میں ہی مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے چھڑا دیا۔ اس لئے کہ جو شریعت سے جسم کی کمزوری کے سبب نہ ہوسکا سو خدا نے ہوا کہ اُسنے اپنے بیٹے کو گنہگار جسم کی صورت میں گناہ کے سبب بھیجکر گناہ پر جسم میں سزا کا حکم کیا تاکہ شریعت کی راستی ہم میں جو جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ہیں پوری ہوئے۔ رومیوں ۸ باب ۱-۴ بلاشبہ وہ قادر مطلق خدا ہی۔ لوگ خیال کرتے ہیں چونکہ وہ قادر مطلق ہی وہ خلقت میں اور خاصکر کے نجات کے بارے میں جو چاہے کرسکتا ہی جس کو چاہے معاف فرماوے اور جسکو چاہے جہنم دوزخ میں ڈالے کون اُسکو روکیگا۔ اگرچہ ہم گنہگار خطاکار ہیں اور گناہ کرتے جاتے ہیں پر اگر وہ چاہے تو ہمیں بخش سکتا ہی یہہ ہماری اُمید ہی اور اسپر ہمکو بھروسہ ہی۔ لوگوں کی یہہ اُمید اور بھروسہ باطل اور دھوکہ ہی اور اُنکے اس خیال کو صحیح و سالم عقل ہرگز پسند نہیں کریگی کہ خدا جو چاہے سو کرے۔ کیا خدا میں بدی کی خواہش ہی؟ کیا وہ گناہ کرسکتا ہی؟ کیا وہ جھوٹ چوری ناپاکی فریب کے کام کرسکتا یا کرواسکتا ہی؟ سب ایک آواز سے بول اُٹھینگے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اچھا تو کیونکر ممکن ہی کہ خدا گنہگار کو نجات بخشے بلکہ بعض مذاہب اور لوگوں کے خیالات کے بموجب گنہگار کو کبھی کبھی بہشت میں لیوے اور راستکاروں کو دوزخ میں گراوے۔ ایسی اُمید رکھنا بڑی شرارت ہی کہ خدا پر عیب لگانا ہی اُسکی ذات پاک سے ناواقف ہونا اور اُسکی صفتوں کو ہیچ سمجھنا ہی۔ شیطان کا جال ہی کہ وہ ہمیشہ گنہگاروں کو فریب دیتا اور اُن سے فریب دلواتا ہی۔ ہمیشہ اُنکے دل میں کہتا رہتا ہی کہ "سلامتی سلامتی جبکہ سلامتی ہی نہیں" وے تو گناہ کے سبب موت کی قید میں ہیں اور اس قید سے کم و زیادہ مصیبت زدہ ہیں لیکن وہ جانی دشمن اُنکو فریب دیتا ہی کہ کچھ ڈر نہیں خدا قادر مطلق ہی اور تجھے کبھی دوزخ میں نہیں گرائیگا۔ کیا اس میں یہہ طاقت نہیں کہ اگر تجھے بچانے چاہے اور نہ بچادے۔ انسان کا فریبی اور شریر دل اس بات کو جلدی قبول بھی کرلیتا ہی کیونکہ یہہ بات اُس بڑے فریبی اور شریر کی ساخت ہی۔ خدا قادر مطلق ہی اور اُسکی تعریف یہہ ہی۔ خدا ایک روح ہی جو تمام صفتوں خوبیوں کا چشمہ اور مبدا ہی۔ وہ خود کامل اور اُسکی صفتیں کامل نقص سے خالی واجب الوجود ہمہ دان عالم الغیب حکیم مطلق رحیم عادل صادق القول قدوس غیور لاتبدیل قادر مطلق وغیرہ سب کمالیت کا مالک ہی۔ وہ جامع الصفات ہی اور اُسکی کوئی خوبی کم و زیادہ معزز اور جلالی نہیں سب برابر ہیں اور اُسکو سب پیاری اور زیبا ہیں۔ کوئی ضد ہی نہیں کوئی شکست نہیں کھاتی۔ یہہ ہمارا خدا بائبل کا خدا تین اقانیم واحد یہوواہ ہی جسکے سجدہ میں ہم جھکتے ہیں اور اُسکو مبارک کہتے ہیں اور اُسی سے نجات کے اُمیدوار ہیں + (باقی آئندہ)

راقم۔ پادری اوپل صاحب

محمدیوں سے ایک سوال

کتاب تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا جلد اول صفحہ ۹۰۷ میں لکھا ہی۔ "روایت ہی کہ جب حضرت یحیی مقتول ہوئے تو ملائکہ نے جناب الہی میں عرض کیا۔ الہی کس گناہ سے یحیی مارا گیا؟ حالانکہ اُسنے کبھی قصد گناہ بھی نہیں کیا تھا ارشاد ہوا کہ یحیی نے نہ کوئی گناہ کیا اور نہ عزم گناہ کیا۔ لیکن مجھ سے محبت رکھتا تھا اور محب کو قتل لازم ہی۔ کذا فی اخبار الدول" +

اب ہمارے محمدی بھائی صاحبان یہہ بتادیں کہ جو عیسی مصلوب نہیں ہوا بلکہ جسکو خیر الماکرین نے زندہ اُٹھالیا کیا وہ عیسی گنہگار تھا۔ خدا کو پیار نہیں کرتا تھا کہ قتل اُسکو لازم نہ ہوئی؟

پوچھنے والا

ایک مسلمان عیسائی

رامچند و ونیچند کی کیفیت

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

اخبار نورافشاں مطبوعہ ۱۰ مارچ کے صفحہ ۴ کالم ۲ کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ رامچند و ونیچند نامی دو عیسائی جو قریباً ۲۰ سال سے عیسائی تھے معہ اپنے عیال اطفال کے جو قریب ۱۲ - آدمیوں کے تھے صدر بازار پشاور میں مشرف باسلام ہوئے اُنمیں سے ایک نے جو بڑا اور خواندہ تھا آنحضرت کی رسالت اور توحید کو عمدہ طور پر دلائل سے ثابت کیا ضمناً +

کچھ ذکر آنحضرت کی تعلیم اور پادریوں کی دھوکہ دہی کا بھی تھا جس سے حاضرین میں ایک جوش پیدا ہوا الخ +

ہمارے مسلمان بھائیوں کو معلوم ہوا کہ اپنے فرضی عیسائیوں کے مشرف باسلام ہونے پر اظہار مسرت کرنا محض

فضول ہے کیونکہ یہہ اصحاب کئی ایک مختلف جگہہ میں بار بار مشرف باسلام ہونے سے مسلمانوں کو مبارکبادی دیچکے ہیں۔ اب اور سنیئے نئے چاند کے سلام اب پھر یہہ حضرات مقام مظفر نگر میں اپنے آپکو عیسائی قرار دیکر کسی صاحب کے ملازم ہوگئے ہیں۔ یقین ہیکہ عنقریب پھر مشرف باسلام ہونے سے وہاں کے مسلمانوں کے لئے بھی باعث خوشنودی ہونگے۔ ہماری غرض ایسے فرضی عیسائیوں کے اسلام قبول کرنیکی بابت ازروئے حسد اور بغض کے لکھنے کے نہیں بلکہ یہہ جتلا دینے کی ہے کہ جو ایسے مصنوعی عیسائی اپنے آپکو عیسائی قرار دیکر اسلام قبول کرتے ہیں اُنکے چال چلن اور اطوار کیسے ہوتے ہیں +

ہاں اگر آپکی غرض حقیقی سچائی اور راستی سے نہیں بلکہ محض اسلام قبول کرنیوالوں کا شمار بڑہانے کے لئے تو راجچند وغیرہ جیسے عیسائیوں کا مشرف بہ اسلام ہونا آپکو مبارک رہے۔

قاضی خیر اللہ صاحب نے جو کچھ اُن کے عیسائی ہونے پر مبارک دیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اگر ان حضرات کا سب حال تحریر کیا جاوے تو میری دانست میں کئی ہفتوں تک نور افشاں میں کسی اور مضمون کے درج کرنے کی گنجائش نہ ملیگی مگر تاہم تھوڑا سا احوال بنا بریں کا ہی مسلمان بھائیوں کے درج کیا جاتا ہے +

ہر دو حضرات موضع آنند تحصیل جگراؤں کے باشندے ہیں۔ مسمی راجچند ابتدا میں مسلمان میں ہوا اور اسکا نام عبد اللہ رکھا گیا تھوڑے عرصہ کے بعد مسمی پریم کھتری ساکن کھمورہ علاقہ پٹیالہ کی اسپ مادہ چرا کر رفوچکر ہوا مالک اسپ نے اسکی خبر ملنے پر اسکے نام وارنٹ جاری کرایا۔ مگر یہہ حضرت اسی اثنا میں گجرانوالہ پہنچے وہاں جاکر عیسائی ہوئے جب مالک اسپ کو خبر ہوئی تو اُسنے جاکر وہاں اُسکو گرفتار کرا دیا جس مقدمہ میں اُسکو تین یا چار سال کی قید ہوئی بعد رہائی قید کے یہہ مختلف جگہہ میں جہاں اسکا حال معلوم نہیں تھا نوکری کرتا رہا مگر تسپر بھی اسکے چال چلن اور روش کو دیکھکر کسی سچے عیسائی نے یا پادری صاحب نے اُسکو اعتباری عیسائی نہیں سمجھا جہاں اسکو نوکری ملی اسکی بیوی کو آیا کا کام اور اُسکو بہرہ گری یا کسی اسکول کا ابتدائی برنچ پڑہانیکی۔ مگر فن ٹھگی میں ایسے کامل ہیں کہ ایک سال سے زیادہ کبھی ایک جگہہ مقیم نہیں رہے۔ جہاں جاتے ہیں پہلے بازار کے لوگوں سے اُچاپت لینا شروع کرتے ہیں دانستہ اُنکو چار پانچ روپیہ کا منافع دیدیتے ہیں جب اسکو سو دو سو روپیہ میں پھنسا لیتے ہیں رات کو بدھنا بوریا باندھ دوسری جگہہ کو چل دیتے ہیں میری دانست میں پنجاب میں ایک دو شہر ہونگے جہانتے اسیطور پر لوگوں کا مال لیکر نہ بھاگے ہونگے یہہ نہیں کہ صرف بازار کے لوگوں ہی کو لوٹتے ہیں بلکہ بعض غریب عیسائیوں کے ساتھہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں تہار نپور میں مسمی سید حاسنگھ ملازم پادری ویری صاحب۔ دہلی میں جگ کشن ملازم پادری ٹامس صاحب اور گجرانوالہ میں مسٹر جوزف صاحب لودیانہ میں مسمات جانکی ان حضرات کے ہاتھہ کے ظلم رسیدہ ہیں مفصلہ ذیل شہروں میں یہہ حضرات اپنی پیشہ ٹھگی سے کامیابی حاصل کرچکے ہیں۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ لاہور۔ امرتسر۔ گجرانوالہ فیروزپور۔ لودیانہ۔ انبالہ۔ سہارنپور۔ میرٹھہ۔ دہلی۔ علیگڈہ عرصہ دو سال کا ہوا کہ یہہ مشن علیگڈہ میں ملازم تھے پادری ویری صاحب نے اُنکے حالات کی نسبت وہاں کو چٹھی لکھی وہاں مشن سے نکلتے ہی مسجد علیگڈہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے جو لوگوں نے دو تین سو روپیہ چندہ کرکے دیا تھا وہ لیکر اور اپنی معمولی عادت کے موافق بازاری لوگوں کا بہت سا مال لیکر رفوچکر ہوئے +

راقم ایک عیسائی

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

(پنجاب)

سالانہ امتحان کے بعد پانچویں تاریخ ماہ رواں کرسچن بوئنر بورڈنگ سکول بٹالہ کے طلبا کو انعام تقسیم کیا گیا۔ اس تقریب پر ایک پُر رونق اور عالیشان جلسہ ہوا۔ صاحبان ذیل بیرونجات سے تشریف لائے تھے +

جناب ہچن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست گورداسپور۔ مسٹر ڈین و مسنز ڈین۔ ڈاکٹر لنڈل سول سرجن گورداسپور۔ مسٹر برڈ۔ مس ینگ۔ مس ڈگسی۔ مس کوپر۔ پادری رابرٹ کلارک صاحب امرتسر پادری گلفرڈ صاحب ترنتارن۔ (پادری) مسٹر اور مسنز ویڈ امرتسر۔ مسٹر اور مسنز منٹگمری۔ (پادری) مسٹر اور مسنز لارنس نارووال۔ پادری ٹیمن صاحب نارووال۔ پادری کورڈیل صاحب لاہور۔ مس کورڈیل۔ مسٹر ڈبلس امرتسر۔ منصف شیر سنگھہ باجوہ جالندھر۔ مسٹر فیلبوس امرتسر۔ مسٹر ایچ کلیمنٹ شملہ۔ وغیرہ +

علاوہ ان صاحبان کے اور بھی کئی ایک تھے جنکا نام نامہ نگار کو یاد نہیں رہا۔ بٹالہ کے تمام مسیحی شامل جلسہ تھے گذشتہ سال کیطرح اول تمام مہمانوں کو صبح کا کھانا دیا گیا۔ دیسی اور پردیسی صاحبان بہت خوش معلوم ہوتے تھے۔ ظاہری حالت تو ایسی تھی گویا ایک ہی خاندان کے بھائی بہن ہیں۔ حاکم محکوم کا کسیکو خیال ہی نہ تھا۔ انتظام کھانیکا بہت اچھا تھا +

کھانے کے بعد سکول کے چپل میں نماز ہوئی۔ پادری ٹیمن صاحب نے وعظ کیا۔ مضمون وعظ مسیحی شراکت تھا۔ وعظ کے درمیان صاحب موصوف نے فرمایا کہ آجکل کے مسیحی جوان آزادی چاہتے ہیں۔ کہ آزاد ہوکر کام کرینگے۔ یہہ ایک بیوقوفی کا خیال ہے۔ کیونکہ جب وہ شراکت میں کچھہ نہیں کرتے تو آزادگی میں کیا کرینگے۔ اسی سکول کے طلبا جو تعلیم پاکر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ بٹالہ کی شراکت سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ یہہ نہایت افسوس کی بات ہے۔ اُنکو ایسے موقعوں پر ضرور شریک ہونا چاہئے۔ تاکہ اُنکی آزادی کے کاموں کا ثبوت ہو۔ ورنہ دعوئی سے کیا حاصل وغیرہ وغیرہ +

زاں بعد نئے سکول کے بڑے ہال میں انعام کا جلسہ

منعقد ہوا۔ اِس ہال سے انار کلی تک رستہ جھنڈیوں اور پھول پتوں سے آراستہ تھا۔ ہال کی سجاوٹ کا کیا بیان کریں بیل بوٹوں۔ پھول پتوں۔ جھنڈیوں اور پردوں سے نہایت ہی عمدہ سج رہا تھا۔ یہہ سب کچھ مسٹر ایم۔ سی سنگھا کی جانفشانی کا نتیجہ تھا۔ بہت اچھا تھا۔ سب تعریف کرتے تھے اسوقت جلسہ میں غیر اقوام سے بھی بہت لوگ حاضر تھے۔ اور بعض عہدہ دار بھی چنانچہ رائے بہادر چونی لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دھرم سال۔ منشی لیلا رام صاحب تحصیلدار۔ منشی اچھر دام صاحب و راجخد صاحب منصفان۔ منشی ٹیکچند صاحب نائب تحصیلدار۔ تمام ہال لیڈیوں اور جنٹلمینوں سے پُر ہو گیا۔ بہت جگہہ نہ ہونے سے کھڑے رہے شروع میں طالب علموں نے کئی ایک تماشے کئے جنمیں سے شکسپیر کے دو ناٹک تھے۔ اول کنگ جون دوسرا ایز یو لائیک اِٹ As you like it ان دونوں تماشوں میں خوشحال طالب علم نے کمال کیا۔ اول میں آرتھر و دوم میں آدم پارٹ لیا اُسکی بول چال اور حرکتوں سے حسرت ٹپکتی تھی۔ حاضرین کو رقت آتی تھی۔ ایک صاحب کے تو آنسوں بھی نکل گئے۔ ان تماشوں میں طلباء کی اچھی کوشش معلوم ہوتی تھی۔ مس ٹکر صاحبہ کے کئی ایک گیت گائے گئے۔

اس جلسہ کے پریزیڈنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر تھے بعد کھیل تماشہ کے مسٹر کارفیلڈ صاحب نے سکول کی سالانہ رپورٹ سُنائی۔ نتیجہ سالانہ امتحان کا بہت عمدہ رہا۔ پرائمری اور اپر پرائمری جماعت سے صرف ایک لڑکا فیل ہوا۔ مڈل میں ٦ سے ۴ پاس ہوئے۔ پھر صاحب ڈپٹی کمشنر نے انعام تقسیم کیا۔ پھر صاحب بہادر (جو ایک سچے ایماندار مسیحی ہیں) نے پُرتاثیر تقریر جو مسیحی صداقت پر مبنی تھی سُنائی۔ پھر بزرگ پادری کلارک نے تقریر کی اور جلسہ برخاست ہوا۔ پھر شام کا کھانا دیا گیا۔ بعد کھانے کے لڑکوں کی قواعد ہوئی۔ قواعد کے متعلق اکسر سائز بہت خوبی سے ہوئی۔ پھر بیرونجات کے مہمان ریل پر سوار ہو اپنے اپنے اسٹیشنوں کو چلے گئے ✦

پادری کارفیلڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ سکول کا انتظام بیشک عمدہ اور تعریف کے لائق ہے مسیحی روش ہر ایک کام و بات و روش سے ظاہر ہے۔ لڑکے نیک چلن اور مسیحی ہیں۔ اور مسیحیت میں روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ مسیحی بچوں کے واسطے یہہ جگہہ سچ مچ صیہون ہے۔ بقول پادری ٹیمن صاحب ہم اِس سکول کی بدولت اِس شہر کو بٹالہ شریف کہہ سکتے ہیں مسیح خداوند اپنے جلال کی خاطر اِس سکول پر اپنی برکت دے اور روز بروز ترقی بخشے۔ پنجاب کے تمام مسیحیوں کو اِس سکول کی رونق اور ترقی کی فکر کرنی چاہئے۔ یہہ سب کچھ اُنکے بچوں ہی کیواسطے ہے۔ چاہئے کہ ہمارے بچے تمام دینی اور دنیوی خوبیوں میں قوموں سے بڑھ جاویں۔ اِن خوبیوں کیواسطے اِس سے بہتر اور عمدہ جگہہ کہاں پاؤ گے۔ جہاں صاحب موصوف جیسے پرنسپل بابو سنگھا صاحب جیسے ہیڈ ماسٹر مس ٹکر صاحبہ جیسی مہربان مددگار۔ منشی نہال چند ہمارا بھائی ہوس ماسٹر۔ مسٹر کولن ہیٹرن۔ ڈاکٹر ایم بی عطارد جیسا سچا مسیحی طبیب گویا گھر کا ڈاکٹر۔ غرض سب طرح سے مسیحی بچوں کے واسطے عمدہ جگہہ ہے۔ البتہ تھوڑی سی کسر ہے اگر صاحبان سکول بُرا نہ سمجھیں۔ تو عرض کئے دیتا ہوں۔ وہ یہہ کہ دو ایک جو غیر اقوام کے ٹیچر ہیں۔ اُنکے بجائے ضرور عیسائی اُستاد رکھیں۔ اب تو بہت مل سکتے ہیں۔ آخر میں اپنی مادری پنجابی لنگویج میں ہماری دُعا آپکے لئے یہہ ہے کہ:۔

”سکھہ وستو تے چر جیو“

ڈیرہ نانک ۷ مارچ سنہ ۹۱ء

راقم
بندہ واعظ

ملک ہند میں سرکار عالی وقار کے آنے سے فوائد

دانشمندانِ دہر۔ و عاقلانِ عصر پر یہہ بات روشن و مُبرہن ہے کہ انسان کو علم فوائد بخشتا ہے۔ آئینہ عقل کو جلا دیتا ہے۔ کوئی بخشش علم و حکمت کی برابری نہیں کر سکتی۔ دُنیا میں کوئی ایسا کام نہیں کہ جسکو انسان ضعیف البنیان علم کے بدولت انجام تک نہ پہنچا سکیں۔ اسمیں ایک ایسی کشش ہے۔ کہ پتھر سا دل بھی اِس سے موم ہو جاتا ہے۔ اور کیسی ہی بڑی مشکلیں ہوں حل ہو جاتی ہیں۔ جسکا نام دولت ہے۔ وہ اسی پر منحصر ہے جسکا نام عزت ہے۔ وہ اسی کا اثر ہے۔ اور جسکا نام قوم کی سرفرازی اور تہذیب ہے۔ وہ اِس علم کے باعث ہے الغرض کہ حیات و ممات کے سوا جو قادر مطلق کی ذات کا خاصہ ہے۔ سب صنعتیں اور قدرتیں اور طاقتیں اسی میں ہیں۔ حتّٰی کہ انسان بغیر اسکے ایک ذلیل اور حقیر چیز ہے۔ چنانچہ آگے ہمارے بیان سے واضح و لائح ہو جائیگا۔ کہ انگریز جو پہلے ایک کنارہ کش اور گوشہ رُو وحش لوگ تھے۔ اُنہوں نے علم کی بدولت کیا کیا حاصل کیا۔ اور حاکم جہان ہو گئے۔ سو ہم وہ فوائد جو کہ سرکار دولت مدار کے آنے سے مُلک ہند کو پہنچے ہیں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں ✦

(۱) اول گورنمنٹ انگریزی کی برکت سے جہاں ہمیں کئی نعمتیں حاصل ہوئیں۔ منجملہ انمیں سے ایک ریلوے ہے جو کہ مسافروں کے بیٹھنے کو ہر موسم و وقت کے موافق آرام دینے والی خوبصورت گاڑیاں بنی ہیں۔ دیکھو ا ریل میں وقت بہت قلیل صرف ہوتا ہے۔ بہ نسبت اور سواریوں کے ! اور اسمیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کرایہ بھی اسقدر ارزاں کہ ادنٰی سے ادنٰی شخص اسمیں جا سکتا ہے۔ اور مہینوں کا سفر چند روز میں طی کر دکھاتی ہے۔ جیسے پانی اپنی سطح ہموار کرنی چاہتا ہے۔ ویسے ہی ریلوے نرخ اجناس کو مساوات پر لانیکی کوشش کرتی ہے۔ کبھی قحط سے کوئی صوبہ ہلاک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گرانی سے پیشتر ریلوے سب غلہ پہنچاتی ہے ✦

(۲) دوم تار برقی جو کہ عرصۂ دامنٹ میں تمام دُنیا کی خبریں لاتی اور ڈاکخانجات بھی کہ جہاں چاہو ایک پیسہ کا کارڈ لکھہ بھیجو سرکار عالی وقار کے بدولت ایجاد ہوئیں ✦

(۳) سوم سرکار ہی نے مدرسے یونیورسٹیاں

ڈیکل کالج مدرسہ قانون مدرسہ صنعت کاری لوگوں کے تعلیم کی خاطر بنائے تاکہ وے جہالت کے پردہ سے نکلکر میدان صداقت میں آویں ✤

(۴) چہارم - سرکار ہی نے عالی شان عمارات - سڑکوں اور نہروں کو بنایا اور رعیت کے آرام کیواسطے ہر ایک شاہراہ پر درخت لگے - تاکہ مسافر موسم گرما میں بغیر دقت کے سفر کر سکے - اور کچھ تکلیف اُنکو در پیش نہ ہو - اور میل یا آدھ میل کے فاصلہ پر کنوئیں کھدوائے - تاکہ حیوان اور انسان اُنسے سیراب ہوں ✤ (باقی آیندہ)

راقم - قاضی خیر اللہ

منقولات

کیا ولایتی پادری صاحبان دیسی پہناوا پہن لیں؟

بشپ جے ایم تھوبرن صاحب

بہتیرے ولایتی پادری صاحبان اپنا معمولی لباس ترک کرکے اس ملک کا پہناوا پہننا چاہتے تاکہ یہاں کے لوگوں سے زیادہ موافقت پیدا کریں - چین میں ولایتی لوگ اُس ملک کا لباس پہنتے اور اُنکا سا دیسی کھانا کھاتے ہیں - چین میں ولایت کا طرز و طریقہ حیرت انگیز اور لوگوں کو ناپسند ہی - اور جب ولایتی لوگ اپنے دیس کا کپڑا پہنتے تو چینی لوگ اُنکے پیچھے چلاتے اور اُنکو دق کرتے ہیں - چینی پہناوا سستا ہی اور اُسمیں کم خرچ بیٹھتا ہی پر اگر کوئی انگریز اس ملک میں دیسی لباس پہنے تو وہ ہندوستانیوں کے نزدیک ایک تماشہ ٹھہرتا ہی - یہاں پر انگریزی کپڑے میں قدر اور رعب ہی بلکہ بہتیرے ہندوستانی آدمی بھی انگریزی پوشش پہنتے ہیں تاکہ اُنکی عزت زیادہ ہو - لکھنی فوج کے لوگ دیسی لباس پہنتے اور ننگے پاؤں پھرتے ہیں پر اُنکے آٹھ برس کے کام اتنے بھلا نہیں ہوئے کہ ہم سب کے لئے ترغیب ہو وے - پشاور کیطرف انگریزی پادریوں نے دیسی کپڑا پہنا اور اُن گاؤں میں گئے جہاں سرکار انگلشیہ کا راج نہیں ہی - وے چوپالوں میں اُترے اور آسانی سے لوگوں کو انجیلی پیغام سُنایا تو بھی وے اپنے گھر پر لوٹ کر اپنا معمولی لباس پہنتے ہیں - انگریزی پوشش کی قدر ہی اور حقیقت میں اس میں کچھ نقصان نہیں ہی - ممکن نہیں ہی کہ ولایتی آدمی ہندوستانی لوگوں کیطرح پر گذران کرے اور دھوپ کی برداشت کرے - آدمی کی حقیقی قدر اُسکے لباس سے نہیں ہی اگر وہ اس زبان سے ماہر علم میں لایق اور محبت میں ہر دل عزیز ہی تو لوگوں پر یہہ ظاہر ہو جائیگا - لوگ اُنکی قدر اُنکی لیاقت کے سبب کرینگے ہاں ممکن ہی کہ کوئی آدمی بھبوت لگا وے اور طرح طرح کی تکلیف اُٹھاوے تاکہ لوگ اُسکی طرف رجوع لاویں - وے اُسکی تعریف کرینگے پر اُسکی تعلیم اُنکے دلوں پر تب ہی اثر کریگی جب وہ تعلیم اُنکی نہ ہو بلکہ خدا کے کلام کے بموجب ہو - مناسب نہیں ہی کہ لوگ اُس آدمی کی حرکت سے حیران ہوویں پر مناسب ہی کہ وے نجات کی راہ پہچانیں اور اُسپر چلیں - چالیس برس گذرے کہ ایک لایق جوان امریکہ سے آکر بمبئی میں انجیل کی خدمت کرنے لگے - وہ زبان دان آدمی تھے ملکوں میں سفر کیا اور ایک عالی خاندان میں سے نکلے تھے پر اُنکے خیال میں آیا کہ بازار میں دیسی لوگوں کے طور پر گذران کرنا چاہئے - چنانچہ صاحب نے اپنی تنخواہ چھوڑ دی اور پندرہ بیس روپیہ ماہواری پر اکتفا کیا - تمام شہر بمبئی کے لوگ صاحب کو جانتے تھے اور اُنکی تعلیم اور نصیحت روز روز بازار میں سنتے تھے پر پچیس برس تک صاحب کی محنت کا کچھ پھل ظاہر نہ ہوا - اسکو یہہ معلوم ہوا کہ یہہ پردہ جو ولایتوں اور ہندوستانیوں میں حایل ہی رسم و دستور اور طرز و طریقہ کا نہیں ہی بلکہ یہہ پردہ گناہ اور ناپاکی کا ہی اور اس پردہ کو دور کرنیکا کوئی سہل علاج نہیں ہی ✤ (از کوکب ہند)

واقعات و آرائیں

جریدہ روزگار ۸ مارچ ناقل ہی کہ شنبہ گذشتہ کی صبح کو وسلین بورڈنگ و نارمل گرلس سکول سکندر آباد بڑی دھوم دھام سے کھولا گیا - یہہ مدرسہ عیسائی لڑکیوں کے لئے ہی - سکندر آباد میں مشنوں کے مدرسوں کی ترقی ہو رہی ہی - اور عیسویت بڑھتی جاتی ہی ✤

لکھنو کا اخبار ناقل ہی کہ آجکل شہر کے بیفکرے نوجوان پھر کنکوے بازی و کبوتر بازی و قمار بازی و لٹھ بازی و دغا بازی . . . . . وغیرہ پر جان بازی سے تلے ہوئے ہیں مُفت پر سرزوری سے چوری کرتے پھرتے ہیں - دولتمندوں کو رات کی نیند حرام ہی - بیداری سے حفاظت کا اہتمام ہی پولیس مجبور ہی کیا کرے ایک کی دو دو - یہاں آٹھ آٹھ دس دس قزاق دبنگے لٹھ باز جسکا گھر تاکتے ہیں کو چھاند کے مال و دولت صندوقوں سے ڈھونڈ کے لیجاتے ہیں ✤

حیدر آباد کی مالی حالت خراب ہی - تجویز ہی کہ وہاں بھی انکم ٹکس جاری کیا جاوے - یہہ بھی کہ انگریزی علاقہ سے جو خطوط بیڈ ہو کر حیدر آباد میں آتے ہیں اُنکا محصول ریاست کیطرف سے لیا جاوے - ابتک یہہ دستور نہیں تھا - لیکن چونکہ ریاست کے بیڈ خطوط انگریزی علاقہ میں بیرنگ سمجھے جاتے ہیں تا وقتیکہ اُنپر انگریزی ٹکٹ نہ لگایا جاوے اسلئے یہہ تجویز کی گئی ✤

بمقام مردان بہ تقریب دورہ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور - لالہ بھیامل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع کچہری میں کام کر رہے تھے - صاحب بہادر کو ایک اپیل سُنا کر باہر نکلے اور تین منٹ میں جان دی - باہر نکلتے وقت صاحب بہادر نے فرمایا کہ کیوں بھیامل کیا ہی - اُسنے کہا کہ یونہی ذرا ٹہلتا ہوں - بس باہر نکلنا تھا اور جان کا دینا - اُسکی لاش اُسیوقت یکہ میں سوار کرکے پشاور

میں پہنچا دی گئی۔ کہتے ہیں کہ یہہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب بکثرت شراب خوار تھے یہانتک کہ خاص کچہری میں بغیر شراب کام نہیں کر سکتے تھے۔ آخرکار یہہ ہی علت ساتھ لے گئی +

بمقام پٹیالہ ایک پلٹن کے سپاہی کو موتی دستیاب ہوا تھا۔ سپاہی مذکور نے وہ موتی سرکار میں پیش کیا۔ سرکاری جوہری نے شناخت کیا کہ یہہ موتی مہاراجہ کے موتیوں میں سے گم ہو گیا تھا۔ اس لئے مہاراجہ صاحب نے ازراہ قدردانی سپاہی مذکور کو بشرح ۵ماہوار جمعدار پلٹن مقرر فرمایا +

بیان کیا گیا ہے کہ بمقام ٹوکیو اور یوکوہاما واقع ملک جاپان پانسو عورتوں نے ایک خوبصورت جلد بیبل ملکہ جاپان کی نذر کرنیکے لئے خریدنے کیواسطے چندہ فراہم کیا ہے بنظر اس حقیقت کے کہ قریب پچیس برس پہلے اُس ملک میں کوئی بیبل نہ تھا یہہ ماجرا کیسا عظیم و مفید معلوم ہوتا ہے۔ اس ملک کے لوگ نہایت خود محافظ تھے لیکن عجیب سُرعت کے ساتھ وہ مغروری اور تعصب جنسے سلطنت کے دروازوں کو بند کر رکھا تھا زایل ہو گئے۔ اکثر لوگوں نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ الاقبول کر لیا۔ اور اس ملک کی حالت دلالت کرتی ہے کہ تھوڑے برس میں جاپان ایک مسیحی ملک ہو جاویگا

صاحب پٹیالہ اخبار ۱۸ مارچ میں معاملات کشمیر کی نسبت اخبار عام اور وزیر ہند کے مختلف بیانات کو لکھ کر جو مقدم الذکر کو صلاح دیتے ہیں بہت ہی مناسب اور واجب التعمیل ہے۔ نہ معلوم صاحب عام کس لئے امرتا بازار وغیرہ بنگالی اخباروں کی تقلید کرتے ہیں اور گورنمنٹ اور کونسل کے انتظام سے ناخوش ہیں؟ ضرور کچھ وجہ ہو گی چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ہمعصر اخبار عام ریاست کشمیر کے موجودہ انتظام کی نسبت رقمطراز ہیں۔ کہ اس انگریزی انتظام نے ریاست جموں و کشمیر کو ہر قسم کا بڑا نقصان پہنچایا۔ رعایا کی ہر طرح کی مصیبت و تکالیف کے علاوہ جو انپر اس نامراد مداخلت سے نازل ہوئی ہے ریاست کشمیر کی مالی حالت نہایت تکلمہ ہو گئی +

ہمعصر وزیر ہند نے کونسل کے حسن انتظام سے تمام رعایائے جموں و کشمیر کو بڑے شکر گذار ظاہر کیا ہے +

ان ہر دو متذکرہ بالا بیانات سے ظاہر کہ دونوں معاصرین اپنے اپنے نامہ نگاروں کی تحریرات پر اعتماد کر کے اپنا اپنا زور قلم دکھا رہے ہیں۔ مگر ہمعصر اخبار عام کا یہہ بیان قابل اعتراض ہے کہ انگریزی انتظام نے ریاست کو نقصان پہنچایا۔ اسوقت تمام ملک انگریزی انتظام کے ثمرات و برکات سے بخوبی واقف ہے اور جو ریاست انگریزی انتظام کی تقلید کرے وہاں کا انتظام اچھا اور قابل اطمینان سمجھا جاتا ہے اگر ہمعصر موصوف اپنی تحریر پر غور فرماوینگے تو آئندہ ایسی فاش غلطی کرنیکی جرأت نہ کرینگے۔ گورنمنٹ کے عمدہ انتظام کو بدنام کرنا ایسا ہے جیسا آفتاب کو بے نور کہنا +

بعض ہندوستانی رئیسوں کا اسراف تو مشہور ہے علی الخصوص یہہ صرف اُسوقت زیادہ ہوتا ہے جب وہ محل تعمیر کرتے ہیں گیکوار نے اپنے محل میں چالیس لاکھ صرف کئے ہیں اور غالباً دس لاکھ اور صرف کرینگے۔ مہاراجہ دربھنگہ نے بیس لاکھ روپیہ تعمیر محل اور اُسکی آراستگی میں صرف کیا اور وہ آباد نہ ہوا خالی پڑا ہے کیونکہ اُنسے جوشیوں نے کہدیا کہ مکان نامبارک ہے اب خبر آئی کہ مہاراجہ کوچ بہار نے کئی لاکھ روپیہ صرف کر کے دریا کے کنارے پر محل بنایا ہے اُسکو جلد تر چھوڑ دینا پڑیگا۔ کیونکہ پانی اسکے احاطہ میں آگیا اور اُسکی بنیاد میں پہنچنے کی دھمکی ہے +

مہاراجہ سیندھیا نے جو چاندی کا حمام شہزادہ البرٹ وکٹر کے واسطے تیار کیا تھا اور شک تھا کہ دیکھئے اسکا کیا ہوتا ہے ایک کارسپانڈنٹ نے لکھا ہے کہ مہاراجہ نے حکم دیا کہ اب وہ پھر گلا دیا جائے۔ خیال کیا کہ جب شہزادہ صاحب انہیں نہا چکے تو اب کس کام کا رہا +

شاہدرہ (لاہور) میں خوفناک واردات چوری سینہ زوری ہوئی۔ کرم چند زرگر نے شام کو دکان بند کر کے اپنا صندوق نہال سنگھ کو دیا کہ گھر پہنچا دے۔ اس صندوق میں سات سو کی مالیت کا زیور تھا۔ چوروں نے خبر پاکر نہال سنگھ کو راہ میں دبوچا اور مار پیٹ کر صندوق چھین لیگئے شور واویلا ہونے پر لوگ جمع ہوئے دیکھا کہ نہال سنگھ زخمی پڑا ہے۔ چوروں کا کہیں پتہ نہیں۔ مجروح واسطے علاج کے لاہور کے ہسپتال میں لایا گیا +

اکثر دلیل ہوئی ہے کہ آدمی اور لنگور میں بہت کچھ مشابہت ہے ایک حبشی بمقام برنگلش امریکہ میں موجود ہے اُسکی لمبی دُم ہے۔ گو یہہ دُم اکثر کاٹی گئی ہمیشہ بڑھتی ہے ڈاکٹروں نے یہانتک آزمایش کی کہ جڑ سے اُڑا دی مگر کوئی کامل علاج نہیں ہوا پھر دُم موجود ہے +

سیہور سے ایک شخص پرشوتم شام جی نام جو بڑے دولتمند بنئے کا بیٹا ہے اپنے والد کی اجازت کے بغیر روانہ ولائت ہوا جب وہ بمبئی سے چل دیا تب کسی دوست نے اسکے والدین کو لکھا ہے کہ وہ بیرسٹر بننے کے واسطے ولائت گیا ہے۔ والد نے عدن کے پتہ پر اُسکو تار بھیجا کہ بھلا چاہتے ہو تو واپس چلے آؤ نہیں تو برادری سے خارج کئے جاؤ گے۔ اور جائداد کے حقوق سے محروم ہو جاؤ گے۔ اُسنے اسکے جواب میں پیغام بھیجا کہ میں خیریت سے ہوں۔ مسٹر پرشوتم اول بنیا ہے جو کاٹھیاواڑ سے ولایت گیا ہے +

گورنمنٹ ہند نے بذریعہ سرکلر تمام حاجیوں کو جو عرب جانیکا ارادہ رکھتے ہیں اُن بھاری مشکلات سے مطلع کیا ہے جو اس سال حج میں بلا روک پیش آنیوالی ہیں حجاز میں تین سال کی خشک سالی کے باعث کھانا اور گھاس نام کو نہیں ہیں۔ اور محتاجی کے باعث بدو گھٹے بندوں چوری اور رہزنی میں مصروف ہیں جسکی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ انکے گورنمنٹ روم نے اُنکو وہ وظیفہ نہیں دیا جو ہر سال راستہ کھلا رکھنے کے لئے ملا کرتا تھا۔ مکہ اور جدہ کی سڑکیں بدو قزاقوں سے یہانتک بھری ہیں کہ تھوڑی سی دور بھی گذر محال ہے۔ ان حالات سے جو حاجی اس طرف جانے کا ارادہ کر رہے ہیں بہتر ہے کہ وہ اپنے اس ارادہ کو کسی آئندہ موقع پر ملتوی رکھیں +

امرتسر میں ایک انوکھا مقدمہ ہوا ہے۔ سرائے میں

ایک عورت نے یکہ بان کو کہا کہ مجھے کچہری ضلع میں جانا ہی وہاں میرا مقدمہ ہی۔ تم ہم رلیکر مجھے پہنچا دو۔ یکہ بان نے منظور کیا۔ راستہ میں عورت نے کہا کہ تم عدالت میں یہہ کہدو کہ یہہ میری عورت منکوحہ تھی میں نے اسے طلاق دیدی ہی اب مجھے اس سے کوئی دعوی نہیں۔ تو میں تمکو ۸ روپیہ دونگی۔ یکہ بان نے طمع میں آکر تسلیم کیا +

جب وہاں پہنچے عدالت سے پکار ہوئی۔ اندر گئے (عورت نے مہر کا دعوی کیا ہوا تھا اور وہ اقراری تھی کہ میں خود ہی مدعا علیہ کو ساتھ لاؤنگی) مجسٹریٹ نے یکہ بان سے کہا کہ تیری عورت نے تجھپر مہر کا دعوی کیا ہی۔ اُسنے کہا کہ میں تو اسے کب سے روبرو گواہان طلاق دیچکا ہوں اب اسکا مجھپر کیا دعوی ہی۔ چونکہ اقبالی تھا عدالت نے ڈگری دلائی یکہ کا گھوڑا نیلام کرکے عورت کو ملا۔ یکہ بان نے عذر کیا کہ عورت نے ہی ۸ روپیہ اُجرت دیکر مجھکو اسطرح سے اقراری کرایا ہی عدالت معاف فرماوے حکم ہوا کہ اگر تجھے کچھ دعوی ہی تو دیوانی نالش کرو۔ مگر سراج الاخبار اسکی تردید کرتا ہی +

امرتسر میں ایک شخص ہولی کے جوش خروش میں کثرت شراب نوشی کے باعث مرگیا۔ اور ایک نے اپنی سسرال میں ہولی کھیلتے کھیلتے لہو سے اپنا سر رنگوالیا +

لطیفہ - بالاکریف زار روس کا مشہور ظریف تھا۔ ایک دن زار نے خفا ہوکر اُسکے چچازاد بھائی کے قتل کا حکم دیا۔ بالاکریف ایک سفارشی عرضی لیکر زار کے پاس پہنچا۔ زار بالاکریف سے بولے میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ جو درخواست تم اسوقت کروگے میں اُسکو ہرگز منظور نہیں کرونگا۔ بالاکریف زار کے قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ حضور میں منت درخواست کرتا ہوں کہ میرے چچازاد بھائی کو ضرور قتل کرڈالئے۔ چونکہ آپنے قسم کھائی ہی اس لئے مجھے یقین ہی کہ آپ اُسکو ضرور پورا کرینگے۔ یہہ فقرہ سُنکر زار بے اختیار ہنس پڑے اور اُسیوقت مجرم کی رہائی کا حکم دیا +

اخبار رئیس رعیت نے لکھا ہی کہ مولوی صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے اپنی علالت کے زمانہ میں تیس چالیس لاکھ کی جائداد منقولہ بھوپال کے باہر بھیجدی اور اُنہوں نے قیمتی جاگیرات کا بندوبست جو اُنہوں نے خریدی تھی اپنی سابق بی بی کے دو بیٹوں کے لئے کیا ہی +

کوہ نور کا نامہ نگار لکھتا ہی کہ موضع چھینی تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں دو مولوی صاحبوں کے وعظ پر ایک دن ہندو زمینداروں سے تنازعہ ہوگیا جسپر ہندو زمینداروں نے اپنی پٹی کی مسجد میں ایک جدید مُلا تعینات کردیا جس سے سابق مُلا کو سخت رنج ہوا۔ رات کو دھرم سالہ کے صحن میں استخوان ڈالی گئی اور اُسوقت مسجد کو آگ لگائی گئی۔ اطلاع ہونے پر تحصیل اجنالہ اور صدر سے فساد کے روکنے کے لیے پولیس بھیجی گئی +

ہوشیارپور کے لوگوں نے حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کی رونق افروزی کیوقت ایک میموریل اسبات میں پیش کیا کہ چونکہ اب وہاں کے ہندو مسلمانوں میں صلح ہوگئی ہی اسلئے لوکل سیلف گورنمنٹ کی نعمت اُنہیں پھر عطا کیجاوے +

ولائت میں ایک جج صاحب کو ایک روز عدالت کے آنے میں دیر ہوگئی جوری نے اُنکا بڑا انتظار کیا۔ آتے ہی پہلے کارروائی جج صاحب نے یہہ کی کہ دیری کے باعث ایک گنی جرمانہ اپنے اُوپر کرکے زر جرمانہ غربا کے فنڈ میں داخل کردیا +

شعر - می کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است + بلکہ می شود از صحبت ناداں بدنام :- یوں تو عام شراب کی دوکانوں پر روزانہ یہہ کیفیت رہتی ہی کہ ٹھرے کے متوالے دن بھر کے دھندوں سے فارغ ہوکر شام کے بعد آ ڈٹے اور ایک ایک دو دو گنڈوں کی اُڑا گئے اُول جلول بکنے۔ مگر نعبندوں کے محلہ میں ایک شراب کی دوکان پر عجب مزا ہوا۔ دو شخص جو قوم کے باغبان اور جھاڑ پھونک یعنی منتر وغیرہ بھی کیا کرتے تھے اپنے وقت پر آ ایک ایک پوا چڑھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے آنکھوں میں سرسوں پھولی تو ایک دوسرے سے مخاطب ہوکر بولا کرے بھائی تو اپنا کرتب دکھا اور ہم اپنا ہنر دکھائیں اُسنے کہا نہیں بھیّا پہلے تمہیں دکھاؤ۔ خیر اسی ردّ وکد میں ایک نے کہا اچھا لے پہلے ہمیں دکھاتے ہیں اپنے حریف مقابل کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا۔ اور دانتوں سے ناک کے عوض سارا کا سارا کان اُڑا لیا۔ اب بوچے میاں کا سب نشہ ہرن ہوگیا۔ اور جلیبی سی ہتیلی پر رکھکر کوتوالی پہنچے وہاں سے سپاہی آئے اور ملزم کو گرفتار کرکے لے گئے +

ایک جرمنی سیّاح نے قند سیاہ سے سنگ مرمر تیار کرنا شروع کیا ہی۔ جو ایسا سخت ہو جاتا ہی کہ چھینی اور ہتھوڑے کی مدد کے بغیر اُسپر نشان تک نہیں ہو سکتا +

مُلک جاپان کے علاقہ میں ایک شخص نے یہہ انوکھا مذہب ایجاد کیا ہی۔ وہ صلائے عام دیتا پھرتا ہی کہ جو شخص مجھ سے ناچنے کا خاص طریق تعلیم پائیگا وہ ہر طرح کی بیماری اور افلاس سے محفوظ رہ سکیگا +

مدراس کے ایک فوجی افسر نے روسی زبان کا ابتدائی امتحان پاس کرلیا۔ اور اب وہ رخصت حاصل کرکے روس کو جاتے ہیں۔ تاکہ روسی زبان کی کامل تکمیل کرکے اعلی امتحان پاس کرسکیں بل بے یورپینو تمہاری ہمتیں +

ہسپانیہ میں ایک کلاونت مرا ہی جو ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ کی جائداد چھوڑ مرا ہی۔ اگر موجودہ نرخ کے رو سے دس روپیہ فی پونڈ کا حساب لگایا جائے تو بیس لاکھ کی جائداد ہوئی +

ایک ہمعصر فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ کا بڑا ہی احسان ہو اگر وہ چانڈو اور مدک کیطرح شراب کی فروخت بھی بند کردے اسپر آفتاب پنجاب لکھتا ہی حضرت یہہ بھی بھلا کبھی ممکن ہی؟- مدک چانڈو کا روپیہ چین کو جاتا تھا۔ اور شراب کا یورپ کو +

ایک ہمعصر نے رائے قائم کی ہی کہ پرنس بسمارک وزیر اعظم جرمن کی علیحدگی کا باعث وہ خلوت اور تخلیہ کی صحبت تھی جو شہنشاہ جرمن اور سلطان روم کے مابین بمقام قسطنطنیہ ہوئی اور جسکا ذکر شہنشاہ جرمن نے اپنے وزیر اعظم کے ساتھ مطلق کچھ نہ کیا +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۲۵ جنوری ۔ مسٹر جوزف کوک نے ڈاکٹر شالیگ کی جماعت کو وعظ کرتے وقت بیان کیا کہ گذشتہ صدی میں ۲۱ ملین آدمی مسیحی کلیسیا میں شریک ہوئے ✢

روس امسال قلعوں اور ریل کی تیاری پر چار کروڑ روبل صرف کریگا اور نئی بندوقوں کی تیاری و خریداری پر کم سے کم دس کروڑ ✢

پرتگال میں فساد بڑھ گیا ۔ فوج نے عوام پر گولیاں ماریں ۔ غالباً اور فساد بڑھیگا ✢

روس دول یورپ کو اُبھار رہا ہے کہ پرتگال کے معاملے میں انگلستان کو دبانا چاہئے ✢

جرمنی کے اخبار ہندوستان کے اخباروں کی نسبت لکھتے ہیں کہ بیہودہ طریقہ سے نکتہ چینی کرتے ہیں اور اخبار دیسی نہیں جانتے ✢

گورنمنٹ بلگیریا نے گورنمنٹ ترکی سے درخواست کی ہے کہ وہ کوشش کرے سلاطین کو راضی کرے کہ پرنس فرڈیننڈ تسلیم کئے جاویں ✢

لنڈن میں چندہ جذامیان ایک لاکھ روپیہ تک پہنچ گیا ہے ۵۰ ہزار کی اور ضرورت ہے ۔ پرنس آف ویلز اسکے مربی ہیں ✢

روس نے سائبریا میں چار ریلیں یک لخت بنانی شروع کی ہیں ✢

انگلستان میں مفت تعلیم کا رواج چار کروڑ کے زائد خرچ سالانہ سے ہوگا ✢

۱۸۹۰ء میں فوج انگلستان میں ۳۰ ہزار گورے بھرتی کئے گئے ✢

شاہ جاپان کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی ۔ یہہ شاہ جاپان کی گیارہویں اولاد ہے ۔ فقط تین زندہ ہیں ✢

افریقیہ میں ۶۵ ہزار ہاتھی تجارت کے لئے مارے جاتے ہیں انکے دانتوں کی نسبت سے ایک کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ آتا ہے ✢

لنڈن ۔ ۱۷ مارچ پختہ طور سے معلوم ہوا ہے کہ آج پرنس بسمارک نے اپنے عہدوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے ✢

برٹش کلان نے سلیوری کانفرنس کو لکھا ہے کہ وسط افریقیہ میں تمام منشی شرابوں کی آمد بند کی جائے ۔ اور بحیرۂ قلزم میں اسپر بھاری ٹکس لگایا جائے ✢

ایران کی سالانہ آمدنی تین کروڑ دس لاکھ اور خرچ دو کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ہے ✢

لنڈن ۱۷ مارچ موزمبیق سے خبر آئی کہ کانسل کنیس نے شایر دریا پر برٹش جھنڈا کھڑا کر دیا ہے ۔ پرتگالی سخت مخالف ہیں ۔ لسبین میں جوش پھیل رہا ہے ✢

کلکتہ میں مسٹر اسپنسر نے ۲۵ ۔ آدمیوں کو غبارہ میں بٹھلا کر اُڑنے کا اشتہار دیا ہے ٹکٹ فی کس دس روپیہ ہے ✢

الہ آباد میں آتش زدگی سے پچیس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ✢

کشمیر کے ایک مشہور رئیس منشی مختار اللہ نے دیوان لچھمن داس صاحب سابق مدار المہام ریاست جموں و کشمیر پر ایک لاکھ ۲۳ ہزار روپیہ کی نالش کی ہے ✢

حضور وایسرائے ۲۷ تاریخ کو سائنس ایسوسی ایشن کلکتہ کا بنیادی پتھر رکھینگے ✢

سکندر آباد میں شاف سارجنٹ ڈبلیو گریوز صاحب ڈوب کر مر گئے ✢

وسط ہند کے مشہور قلعہ اسیر گڈھ کے منہدم کرنیکا حکم دیا گیا ہے ✢

شبہہ کیا گیا ہے کہ نواب صدیق حسن شوہر والیہ بیگم بھوپال کو زہر دیکر ہلاک کیا گیا ہے ✢

مکتی فوج کلکتہ کا افسر بھاری چیچک سے مر گیا ✢

نظام حیدر آباد کو برار کی واپسی کا مسئلہ پھر کھڑا ہوا ہے ✢

ہیڈ کلارک جیلخانہ کراچی کو بجرم غبن و جعلسازی تین سال قید ہوئی ✢

مٹیا برج کلکتہ میں نواب واجد علی شاہ کی کل جائداد نیلام کی گئی ✢

مسٹر بارنس سٹیشن ماسٹر پورگھاٹ گریٹ انڈین پیننشولار ریلوے کی جیب میں دیاسلائی کی ڈبیا تھی اور اسی حالت میں پلنگ پر لیٹ رہے ۔ وہاں سے ڈبیا جل اُٹھی اور کپڑوں میں آگ لگ گئی ✢

بمبئی میں آرٹ سوسائٹی کی نمائش میں جو پردہ والی عورات کے لئے مقرر ہوئی تھی نہایت کامیابی ہوئی ✢

سر جن ڈی بی اسپنسر ۱۲ پلٹن نے ایک نکٹے کی پیشانی کے دہنی جانب سے آڑی کھال اتار کر اسکی ناک بنا دی ✢

میرٹھ میں چیچک کی بڑی وبا پھیلی ہوئی ہے ۔ اسکی کیفیت مثل انفلوانزا کے ہے ✢

فرانس کا ایک پادری ہندوستان کو صرف جذامیوں کی خدمت کیواسطے آیا ہے ✢

قیاس کیا گیا ہے کہ کالکا شملہ ریلوے کی آمدنی پانچ لاکھ روپیہ سالانہ ہوگی ✢

بریلی اور فرید پور کے سٹیشنوں کے درمیان اودہ روہیلکھنڈ کی چلتی ہوئی ٹرین میں ایک بیباک نے ایک عورت کا زیور لوٹ لیا ✢

ہگلی میں ایک شخص بجرم قتل کرنے اپنی دادی صاحبہ کے گرفتار ہوا ہے ✢

امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے فی راس گائے دو روپیہ ٹکس مقرر کیا ہے ✢

راجہ رام سنگھ بالقابہ سپہ سالار ریاست کشمیر کے منہ پر ایک دیوانہ نے تھپڑ مارا ✢

کلکتہ میں ایک شخص نے کوّے کی بولی میں کمال پیدا کیا ہے جب وہ کوّے کی بولی بولتا ہوا سڑک پر نکلتا ہے سیکڑوں کوّے کائیں کائیں کرتے ہوئے اُسکے سر پر ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں

ایک مصر لکھتا ہی کہ روسیوں کی ایک جماعت جس میں ۳۰ آدمیوں سے زیادہ شامل ہیں ہرات میں آئی کر جو وہیں بود و باش اختیار کرنا چاہتے ہیں+

جہاں آباد بنگال کے دو رقیب زمینداروں میں بھاری بلوہ ہوا جس میں ایک آدمی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے ۱۳ مفسد گرفتار کئے گئے۔ صاحب سب ڈویزن افسر تحقیقات کر رہے ہیں+

دھرم سالہ میں اول گورکھا کی دوسری بٹلین میں وبائے انفلوائنزا پھیل گئی ہی اسوقت ایک سو جوان ہسپتال میں زیر علاج ہیں+

وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ کے ایڈیٹر کے والد پر ایک سو روپیہ جرمانہ توہین عدالت کے جرم میں کیا گیا+

میرٹھ میں ایک ڈاکو حسینی نام نے اپنے جرم سے اقبال کر لیا ہی جس کے باعث کئی لوگ ماخوذ ہوتے ہیں گر ابھی واقعات اچھی طرح مشہور نہیں ہوئے+

کوئٹہ میں کارخانہ آبرسانی ماہ جون میں جاری ہوگا+

میٹابرج کلکتہ میں آگ لگی دس ہزار کا نقصان ہوا

مدراس میں ایک مدرسہ مسلمان لڑکیوں کے واسطے کھلنیوالا ہی+

سیتا گنج میں ایک کابلی میوہ فروش بیرحمی سے قتل کیا گیا+

لارڈ رے صاحب گورنر بمبئی ۱۲- اپریل کو ولایت جاوینگے+

بمبئی کے سر ونیشا مانجی پیٹٹ کو بیرن کا عالیشان منصب عطا ہوا+

حضور گورنر بمبئی آخری ملاقات دوستان کے لئے پونا تشریف لاوینگے+

رنگون کے مستعفی میونسپل انجینیر کو ۱۶ ہزار روپیہ حق الخدمت دیا گیا+

بمبئی کے سر منگل داس ناتھو بھائی مرتے وقت ۸ لاکھ روپیہ خیرات کر گئے+

ایک پرتگالی جنگی جہاز اُن کے علاقہ بندر (گوا) میں مستقل طور سے رکھا گیا+

پرنس بسمارک نے وزارت جرمنی کے کل عہدوں سے استیفا دیدیا+

اسکے لڑکے نے بھی استعفا داخل کیا شہنشاہ نے یہہ منظور نہیں کیا+

فارس کے مشہور مقامات پر سلطان روم نے اپنے کانسل مقرر فرمائے ہیں+

ہانگکانگ میں ڈیوک آف کناٹ کی آؤبھگت کے لئے ۴۲ ہزار ڈالر چندہ ہوا

امریکا میں جلسہ ہوا کہ زار روس کو سمجھائیں مجرموں سے بیرحمی نہ کریں+

ایسا ہی انگلستان میں ہوا۔ زار روس کو اطلاع دیجاویگی+

بلگیریا نے روس کو حرجانہ جنگ کے لئے ۴۶ لاکھ روبل جرمانہ دیدیا+

آسٹریا نے اس میں بلگیریا کی دستگیری کی ہر اسلئے روس آسٹریا سے بگڑا ہی+

روس میں کئی مجرم بیدوں کی مار سے ہلاک کئے گئے بے تحقیقات جلاوطن ہوئے+

ان میں کئی مجرم عورتیں تھیں اُن کو بھی ایسی ہی سزائیں دی گئیں افسوس+

ورسا (روس) میں ایک عورت گرفتار ہوئی جسنے ۲۶ بچے جمع کرکے آگ لگا دی+

امریکا کا مشہور کروڑپتی مسٹر جے۔ ایسٹر ۱۵ کروڑ ڈالر چھوڑ مرا ہی+

سرکاری خبریں

۲۱- مارچ کو مدراس یونیورسٹی کا جلسہ کانوکیشن ہوا+

مسٹر آر ایم ڈین ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور میں کمشنر آبکاری پنجاب ہوئے+

مسٹر ایم ولیمز بجائے مسٹر نیگسبنڈ انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب ہوئے+

ڈاکٹر بی ڈایل جیند سے تبدیل سول سرجن انبالہ کئے گئے+

بجائے ان کے سرجن نکلسن صاحب معالج مہاراجہ جیند مقرر ہوئے+

گورنمنٹ الہ آباد ۱۳ مارچ کو روانہ نینی تال ہوگی+

مسٹر آر ایل کر ایجنٹ بنک بنگال لاہور سے دہلی بدلے+

انکی جگہ مسٹر ڈگلس برن صاحب لاہور میں آگئے+

کرنل اے کنلاک صاحب کمانڈر فوج انبالہ ہوگئے+

کپتان کری صاحب بجائے مسٹر لن پرائیویٹ سکرٹری لاٹ بنگالہ ہوئے+

مسٹر اسی ای ہیرس مجسٹریٹ جیسور کئے گئے ہیں+

مسٹر ڈی کیمیرن ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ کئے گئے ہیں+

مسٹر ٹوئن بی کمشنر قسمت بردوان مقرر کئے گئے ہیں+

مسٹر ایچ بی ہینڈلی پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ مقرر ہوئے+

افسران جنگلات کی میعاد تعلیم کو پرس ہل ۲ سے ۳ سال کیجاویگی+

لارڈ ولیم بیرسفورڈ باعث بیماری رخصت ۶ ماہ پر لنڈن جاوینگے+

بپتسما کی خبریں

۹ - فروری - بلرام پور - گونڈہ - پادری بہاری لعل نے ایک گرمی اور اسکی لڑکی کو بپتسما دیا +

۲۳ - فروری - بمقام بریلی پادری جمن لعل نے دو آدمیوں کو بپتسما دیا +

۲۶ - فروری بمقام دارانگر - بدایوں پادری جیمس جارڈن صاحب نے نو آدمیوں کو اور ۲۸ فروری کو مقام علی پور میں ایک آدمی کو بپتسما دیا +

۵ - مارچ مانک پور - گونڈہ میں پادری لوئس صاحب نے دو آدمیوں کو بپتسما دیا +

بجنور کے علاقہ میں ۵ مارچ کو پادری جمبو لعل نے سات آدمیوں کو اور فروری ۲۷ کو ۱۲ آدمیوں کو بپتسما دیا +

[illegible] + پیدایش ۲۶ ۲ اموات ۲۱ +

تار کی خبریں

لسبن - ۷ امارچ - پرتگالی اخبار برٹش کانسل کے ملک شائر میں جھنڈا اکھڑا کرنے کی تلافی چاہتے ہیں +

لنڈن - ۱۰ امارچ - کانسل بوکنین کے فعل کی نسبت برٹش گورنمنٹ نے پرتگال والوں کو جو جواب دیا ہو اُسکا ماحصل یہہ ہو کہ برٹش جھنڈا اکلوما میں کھڑا کیا گیا ہو جو ملک متنازعہ سے دور ہو +

برلن - ۱۷ امارچ - کانفرنس محنت نے کانوں میں کام کرنے والوں - اتوار کی کارگذاری اور مستورات و بچوں کی محنت کے مسائل پر غور کرنے کے لئے کمیٹیاں قایم کی ہیں +

برلن - ۱۸ امارچ - پرنس بسمارک کے تمام منصبوں سے قطع تعلق کرنیکی تصدیق ہوگئی ہو اور شہنشاہ نے یقیناً انکا استعفا منظور کر لیا ہو +

انکے صاحبزادہ کونٹ ہربرٹ بسمارک نے بھی استعفا پیش کیا تھا مگر منظور نہیں ہوا +

(مگر اسی تاریخ کی دوسری تار سے معلوم ہوا ہو کہ ابھی پرنس بسمارک کا استعفا منظور نہیں ہوا -) +

لنڈن ۱۰ مارچ لارڈ سالسبری نے اپنے معاونوں کو جمعرات کے روز کارلٹن کلب میں کانفرنس منعقد کرنے کے لئے طلب کیا ہو +

لنڈن - ۱۰ امارچ ہوس آف لارڈز نے مسودہ قانون کونسل ہائے ہند منظور کر لیا ہو +

نیویارک ۱۸ امارچ - انڈین الوپسٹ کے ایک بھاری کتب خانہ کو آگ لگی جس سے وہ جلکر بالکل خاک سیاہ ہوگیا ہو +

جن سیڑھیوں پر مزدور جمع ہو رہے تھے وہ عمارت کے جلنے سے گر گئیں جس سے ۱۳ - آدمی سخت ہلاک ہوئے اور ۹ اجاں بلب ہیں +

بمبئی - ۱۸ امارچ - سر جن بارنس جو ۲ ماہ حال تک ٹولیک آف کنیناٹ کے صاحبزادوں کا اتالیق تھا - کل حضور ڈیوک کا زیور مالیتی ایکہزار چوری کرنیکی علت میں ماخوذ ہوا +

ضرورت

مشن سکول راولپنڈی کے لئے ایک ٹیچر کی نہایت ضرورت ہو تنخواہ واسطے سینیر انگلو ورنیکیولر کے پہلے درجہ کی - ۶۰ روپیہ
ایضاً ایضاً ایضاً درجہ دوم کی - ۵۰ روپیہ
ایضاً واسطے جونیر انگلو ورنیکیولر کے پہلے درجہ کی ۴۰ روپیہ
وہ امیدوار جنکے پاس سرٹیفکیٹ بمراتب بالا ہوں اپنی درخواست پتہ ذیل پر روانہ کریں +

المشتہر
ہیڈ ماسٹر مشن سکول راولپنڈی

غزل

ہوا روشن تیری مدحت سے رخ قرطاس بیجاں کا
بڑھا رتبہ تیری توصیف سے کلک غیاں کا
ہر ایک ذرہ تیرے درکا ہو رشک خسرو خاور
شہنشاہوں کو کب رتبہ ہو حاصل تیرے [illegible]
نہیں ثانی کوئی تیرا تو یکتائے دو عالم ہو
تیری ذات مقدس راز ہو ایک ذات یزداں کا
ہمارے درد کا درماں ہو تو ہو شافی مطلق
تیرا ایمان ہو مرہم ہمارے زخم عصیاں کا
رہیں سرسبز شاخیں چرچ کی عیسیٰ کے دنیا میں
پھلا پھولا رہے یارب ہر ایک نخل اس گلستاں کا
رہے تار نفس میں دانہ تسبیح عیسیٰ کا
نہ ہووے قطع جب تک سلسلہ اس رشتہ جاں کا
سفیر مرخطا کیوں مضطرب ہو خوف محشر سے
جب اسکے سر پہ ہو سایہ تیری رحمت کے داماں کا

لودیانہ

۱۹ - مارچ کو میلہ چیت چودس جو بڈھے دریا کے کنارہ پر فراہم ہوتا ہو معلوم نہیں کہ دہقان لوگ جو دیہات لودیانہ سے بکثرت آتے ہیں اور مرد و زن اسمیں . . . . نہاتے ہیں کسطرح اپنے عقیدہ سے اشنان کرنے میں اپنے گناہوں کی معافی اور کار ثواب سمجھتے ہیں افسوس کے ساتھہ دیکھا گیا کہ جو دہقان بیرو نجات سے اگر غول کے غول فراہم تھے مستورات کے جم غفیر کے سامنے کھڑے ہوکر فحش گیت گاتے تھے مگر پولیس کے کانسٹبل بعوض انکو روکنے کے اس مجمع ناجایز کا اہتمام کرتے نظر آئے +

۲۰ - مارچ - آج دن بھر طوفانی ہوا بشدت چلتی رہی شام کو بارش شروع ہوئی - ایک مسلمان گوجر مسمی جھنگو جو اپنے کھیت سے واپس آرہا تھا اُس پر ناگہاں بجلی گری جسکے صدمہ سے نامبردہ سخت ہلاک ہوگیا - اُسکے وارث خبر پاکر جنگل سے لاش اٹھا لائے